

# TAMEER-E-HAYAT

Darululoom Nadwatululama, Lucknow (India)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی نئی عربی کتاب

## ”اذا هبت ریح الایمان“

ایک عربی مہر کے نظر میں:

مذہب و عقیدہ

محمد عبدالکریم بریلوی

دعوت کا صحیح ترین طریقہ اور غیر تری اسلوب یہ ہے کہ وہ فکری و عملی دونوں پہلوؤں کا جامع ہو اور گفتار کے ساتھ ساتھ کار کا بھی نواز ہو۔ پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی اصول پیش فرمایا تھا اور خود بھی سختی سے اس اصول پر عمل پیرا رہے اور حضرت علی اللہ علیہ وسلم پر دوسری اسلامی دعوت کی طویل شاہراہ پر کارنر نامی و تبلیغ کے ناقصوں کے لئے اُپریل اور شمالی نواز رہے۔

اسلامی تاریخ اپنے نام میں ایسے واقعات اور اصحاب و دعوت و عزیمت کی داستانیں بھی بے شمار ہیں جو قوی غیر اور روح کے ترجمان اور تاریخ کے مختلف اور اہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیج و دعوت کو ترجمان بنائے اور دنیا کی کوئی تاریخ نہیں اپنے مفکر کے رادے سے چلائی۔

اسلامی دعوت آج ایک نازک اور مشکل مرحلے میں گزر رہی ہے اور مختلف ممالک کا سکوسنا کرنا اور اس کے اسلامی دعوت کا بنیادی تقاضا ہے کہ قرن اول کی طرح اس کو پیش کیا جائے۔

اسلامی تاریخ میں ایسے اصحاب و دعوت و عزیمت پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق انہیں نکلنا اور آئندہ کی دوری دعوت میں ان کی اور فوجیت سے کہیں زیادہ انہوں نے کام

کونہ چاہا، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان داعیوں اور مبلغوں کو جہاد اور طریقہ تبلیغ کا جائزہ لے کر دینی دعوت کا نقشہ نیا بنائے۔

دعوت کے میدان میں داعی کے لئے جس مہر و تحمل، مجاہدہ، ایثار اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ کہہ کر ہی زبردلی ایلی اور احساس کمتری و شکست خوردگی داعی کے پاس ہی نہیں چھلکے پائے، اس کو یقین کامل ہو کر پوری فوج انسان کے ایک فرد کا بھی بدایت پائنا دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا شمار ان باغ نظر فکریں اور داعیوں میں ہونا چاہئے جو اپنی وسیع علمی و عقوبتی سرگرمیوں کی بنا پر فکر اسلامی کے میدان میں زیر کاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مولانا کی شخصیت ان کے نفس کو اس قدر نازک و نازک بنانے اور داعیوں میں ہونا چاہئے جو اپنی وسیع علمی و عقوبتی سرگرمیوں کی بنا پر فکر اسلامی کے میدان میں زیر کاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مولانا نے اپنی تازہ کتاب ”اذا هبت ریح الایمان“ کے نام سے پیش کی ہے اس

وقت کا اندازہ دلا سکتا ہے ہر نفس و کمال

کا مہر اور دعوت و جہاد کا مہر و دین ہے

اور جس کی ذات گرامی سے نور ہدایت کا سیلاب

عجیب کیوں کی شکل اختیار کر گیا ہر دور کے محدود

پہلوں کے برقی و مسلم اور ہر دور کے مصلح آپ کا

کی لازوال حکیمانہ دعوت و تربیت کے خوش چین

رہے، ایمان و اخلاص اور غیر معمولی تاثیر کا مہر

رسول اکرم کے اولیٰ المستنبین و متبعین کو اس طرح

حاصل ہو سکتا ہے تو آپ کی عظمت و رفعت اور

تایید و کامیابی کا کیا گمان تھا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے

دن اسلام کی سر شہزادی اور حق کی حمایت ہی کے

لئے ایک لافانی اور ابدی کتاب دیکر معجزت فرمایا

تھاکر اسلام سے دورانِ مصلحین امت اور حق

و عزیمت کے علمبرداروں کے وجود سے یہ عظیم مزید

مستحکم ہوتا ہے کہ اسلام ایک لافانی نرسب ہے جس

اساس ابدی و مستحکم ہے اور جو زندگی و توانائی

سے بھر پورا اور ہر زمانہ کی قیادت و صلاحیت کی اہلیت

سے لانا ہے اس کا نقشہ سدا بہار اور اس کا

دعوت ہمیشہ رنگ و بار لانا رہے گا۔

اس کتاب کا آغاز سید احمد شہید کے محققہ جملے

سوانح سے ہوتا ہے جس میں انہی لفظ ”تربیت“ کا

عبدالغنی صاحب سے استفادہ، والی ٹونگ نواب

میر محمد کے ساتھ شوق جہاد کی تسکین، بدعات و خرافات

سے مکر آرائی، رد و باہ، مفرج اور داعی کے بعد تکرار

نفس اور اصلاح باطن کے ساتھ جہاد کی تازگی کا تذکرہ

ہے۔

سید صاحب نے اس جہاد میں شرکت کے

انہی اہم اور دو تین اور ریاست جہاد اور جہاد کے

فرقوں کو بھی دعوت دی۔ ان اہم اور اپنے خطوط

اور قواعد کے ذریعہ ہر طرح کے تقاضوں اور مدد و کاؤ

کیا جہاد پر ہزاروں آدمی ہر قسم کے ساتھ جہاد کرنے

کے لئے آپ کی قیادت میں جمع ہو گئے اور آپ کو باقاعدہ

ایرینج کیا، اللہ تعالیٰ نے اس جماعت مجاہدین کو فتح

و رفعت سے نوازا، اور بہت سے اہم علاقے قبضے

آگئے جہاں سید صاحب نے شری نظام نافذ کیا اور

بکثرت بدعات اور غلط رسوم و رواج کو مٹایا۔

یہاں تک کہ آپ کے مخالفین نے شہر مصلحین کو ہرگز

تجربے سے نہیں بچا سکا۔

نوعت کتاب نے سید احمد شہید اور ان کی جماعت

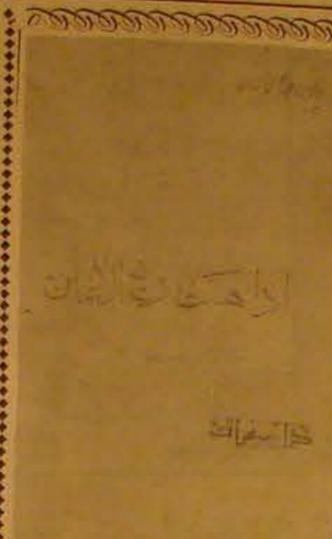
مجاہدین کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلامی

دعوت کے صحیح نمونہ اور جامع اصولوں کی روشنی میں

مصلحین و مصلحوں کے مطابق سید احمد شہید کی ماسوشی

تفصیل و تفسیر کے لئے ہے، اس جماعت مجاہدین کی جن

کے سرگرمیوں کا تذکرہ ملاحظہ کرنا چاہئے !!



نیادہ خصوصیات کی طرف نگاہ اٹھتی ہے وہ ہے ذہنی نفس، شوق جہاد، اللہ کے لئے محبت و نفرت، زہد و عبادت، دینی حقیقت، اسلامی غیرت، اور درکنہ جام شریعت درکنہ سنوان عشق کی جامعیت، ایک طرف وہ شہیدانہ دلہے تو دوسری طرف میدان جنگ کے ہمسوار وہ خاک کے آغوش میں بسیج و مناجات کے بجائے رحمت افلاک میں کبر مسلسل پھل پرتے، دعوت و اصلاح کی تاریخ پر نظر رکھنے والوں کے لئے بظاہر یہ متضاد چیزوں کا اجتماع تھا مگر جام و مستدان کا اجتماع حضرت سید احمد شہید کی باطنی فکر غیر معمولی بہارت، صحیح و بی شوری اور غلغلہ خیز قیادت کی رہنمائی تھی، انہوں نے اپنی فراست اور غیر معمولی بصیرت سے اس جماعت کی تعلیم و تربیت کا ایسا جامع نظام بنایا تھا جو ہر لحاظ سے مکمل اور ایک مومن و مجاہد کے لئے رہنمائی کا بہترین نمونہ ہے۔

اذا هبت ریح الایمان کے مطالعہ جازد سے ایک ہماری اس تجزیہ پر پوچھا ہے کہ اسلامی دنیا میں جہاں ایسے ہی دعوت و عزیمت کی ہر وجہد کی گئی اور اصلاح و تجدید کی جو ترقیوں میں ایسے ہی ان سب کے درمیان کی گزریاں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی ہیں۔

حضرت الامام سید احمد شہید کی دعوت و عزیمت کی تحریک دراصل ان مجاہدین و مجاہدین اسلام اور مصلحت سے ہے جو جہاد کے تاریخ کی تکمیل سے جہاد اسلام کی تاریخ میں وقتاً و مقاماً و جہاد کا نازک انجام دیتے رہے ہیں ہر وہ مسلم نوجوان جو دین کا صحیح شعور حاصل کرنا چاہتا ہے اسے سید احمد شہید کی سیرت اور ان کی تیار کی ہوئی جماعت مجاہدین کی سرگرمیوں کا تذکرہ ملاحظہ کرنا چاہئے !!

# تعمیر حیات

اللہ

نور السموات والأرض

## معجزہ سماوی

ایسی آواز تھم جاتی ہے جس کے تعلق سے صاحب شہادت و شہادت ہو اور کون نہیں بھی یاد شاہ کشور کشا بھی ہو اور گمانے بیوا بھی فرما کر اسے جہاں بھی ہو اور گمان بھی، غلطی قانع بھی ہو، اور بھی دریا دل بھی جس کی زبان ہر وقت دکر ایسا اور تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو، جس کے باڈاں رات رات بھر ناز میں کھڑے رہتے سے آس کر آتے ہوں اگر کوئی ایسا واقعہ بیان کیا جائے جو خدا کی طرف سے ایسا عجیبی کی نشانی یا آیت معلوم ہو، تو اس شخص کو اس کے یقین و قبول میں کیا تامل ہو سکتا ہے، جو خدا اور غیب پر ایمان رکھتا ہے۔

لیکن جو شخص بھیگی کی طرح خدا اور غیب ہی کا منکر ہو، یا فرعون کی طرح خود اپنے کو خدا کہتا ہو (انا و تکبر الایمان) یا جس کے قلب کو الوجھل والوں جب کی طرح کفر و عناد کی تار کی نے سیاہ کر رکھا ہو، اس کے سامنے بڑے سے بڑا معجزہ پیش کرنے پر بھی زیادہ سے زیادہ یہ جواب مل سکتا ہے، کہ لا یصلحون معکم فی الدین۔

یہی راز تھا کہ سید نبویؐ کے سارے دفتر میں مشکل ایک آدھ ایسا واقعہ ملتا ہے، مگر جمہور کی بنا پر لوگوں نے ہر مسالمت کی تصدیق کی ہو، مگر ہمدرد سات کے ہزاروں ایمان لائے والے وہی ہیں جس کے دل میں ایمان کا مزہ تھا، اور جس کے لئے ”روسے و آواز پیر“ ہی اصل معجزہ تھا، گو آج کا ہماری دوسے آواز ہر سے مستور ہے، لیکن منوی آواز حق آق اور حقیقی ”روسے پیر“ سے بیعت طیبہ سے ادرالاً بار تک ذوق ایمان رکھنے والوں کے لئے معجزاتی کرتا رہے گی۔

مولانا سید احمد شہید









